خونِ حرمین | از مولانا سید غفور شاہ صاحب الحسامی ۔ ناشر: عامر اکیڈمی، ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور ۱۶ ۔ صفحات: ۸۸ قیمت: ۶/- روپے

ہم مسلمانوں کی کتابِ تاریخ ایسے بہت سے ابواب رکھتی ہے جو ہمارے خون سے لکھے گئے۔ انہی میں سے ایک دورِ شریفِ مکہ کا دور ہے ۔ جبکہ انگریزوں نے ہمارے مقاماتِ مقدسہ، شعائرِ دینی اور عام حقوق انسانی کی حد درجہ بے احترامی کی ۔ انگریزوں کی ترک دشمنی نے دنیائے عرب میں یہ شورش اُٹھائی کہ ادارۂ خلافت کے "نام" سے جو وحدت دولِ اسلامیہ میں قائم تھی اور خصوصاً ترکوں کو جو فعالانہ دخل عرب ممالک اور فلسطین و مصر وغیرہ میں حاصل تھا وہ ختم ہو تاکہ ترکوں کے خلاف انگریزوں کا جنگی انتقام بھی ہو جائے اور مسلمان ممالک و اقوام کو پارہ پارہ کر کے استعمار کی تیز رفتار پیش قدمی کے لیے راستے بھی بنائے جائیں ۔ تقریظی سطور مولانا محمد سعید الرحمن علوی صاحب نے لکھی ہیں ——

داستانِ درد کا آغاز مولانا حسین احمد مدنی رح کے تحریر کردہ ایک رسالے کے اقتباسات سے ہوتا ہے ۔

حجاز کے سواحل میں عربوں کو مخاطب کر کے یہ اشتہار ہوائی جہازوں سے گرائے گئے کہ تم ترکوں کو نکال دو، برطانیہ تمہارا خیر خواہ ہے ۔ چنانچہ آج تک مسلمانانِ عالم سے خیر خواہی ہوتی چلی آ رہی ہے ۔

عرب کے لیے غلہ کی رسد بند کر دی گئی ۔ لوگ بھوکوں مرنے لگے ۔ جبل بوقبیس اور مکہ کے مقبرۂ شہداء پہ توپیں نصب کی گئیں ۔ ترکی افسروں، خواتین اور بچوں پر گولہ باری کی گئی ۔ طائف پہ گولہ باری کی گئی ۔ مدینہ دو برس کے لیے محصور رہا ۔ فاقہ کشی ایسی کہ قبروں سے مردے نکال کر بھوک مٹانے کے واقعات ہوئے، حاجیوں کو سخت اذیتیں دیں، ان کا مال لوٹنا، بے محابا اُن کے خون سے ہاتھ رنگنا ۔ خاص منصوبے سے ان پر بدوؤں کے حملے جن سے نجات کے لیے فی اونٹ ایک خاص غنڈہ ٹیکس کی ادائی ۔ مسجد نبوی کی روشنی کا انتظام ختم ۔ مسجد کے قالین چوری ہو گئے ۔ مکہ کی گلیوں میں مسلمانوں کو رسیوں سے باندھ کر گھسیٹا گیا ۔ پردہ نشین عورتیں انگریزوں کی قید میں چلی گئیں ۔ کعبہ کے سامنے مسلمانوں کو تڑپا تڑپا کر مارا گیا ۔ غلافِ کعبہ کو آگ لگا دی گئی ۔

اب ساری کتاب تو لکھی نہیں جا سکتی ۔ عبرت اندوزی کے لیے خود پڑھیے ۔ انگریزوں نے ترکوں اور عربوں